ماہنامہ لاہور

نعت

۳۲

32 واں

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنھم) پر درود و سلام اور برکت بھیج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا اسلام محمود (صدر ادارہ [illegible]) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 — دسمبر 2004 — شمارہ 12

مینائے نعت

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی

[illegible]

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر ۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر: راجا رشید محمود

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 10/5 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

ماہانہ طرحی مشاعرہ ہائے نعت کے لیے
مصرع ہائے طرح
(2005)

جنوری:	قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے	(شوکت ہاشمی)
فروری:	ہے وقفِ عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ	(صاحبزادہ فیض الحسن)
مارچ:	فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے	(خلیق قریشی)
اپریل:	ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے	(عزیز حاصلپوری)
مئی:	ظہور اس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا	(بیان یزدانی میرٹھی)
جون:	قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں	(حفیظ تائب)
جولائی:	حُبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے	(نعیم صدیقی)
اگست:	آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ	(راز کاشمیری)
ستمبر:	عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا	(نظیر لودھیانوی)
اکتوبر:	طائرِ سدرہ نشیں، مرغِ سلیمانِ عرب	(احمد رضا بریلوی)
نومبر:	روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے	(حسرت حسین حسرت)
دسمبر:	جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں	(حمید صدیقی لکھنوی)

یہ مشاعرے ہر انگریزی مہینے کی پہلی جمعرات کو نمازِ مغرب کے فوراً بعد
چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوا کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

(صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ / چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل / مدیر اعلیٰ ماہنامہ راجا رشید محمود "نعت" / ناظم مشاعرہ)

شاعرِ نعت کا ۳۲ واں اُردو مجموعۂ نعت
(غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں)

مینائے نعت

راجا رشید محمود

امیر مینائی لکھنوی
کی نعت گوئی
کے نام

نقش و نگار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب رسولوں میں پیمبر ﷺ مرے افضل آئے
سب سے آخر میں جو آئے وہی اوّل آئے

یادِ سرور ﷺ سے یہ آنکھوں میں نمی آئی ہے
گھر کے سرکار ﷺ کی نگری سے وہ بادل آئے

آمد و رفتِ ملائک کے تسلسل کے لیے
گھر سے آوازۂ صلوٰات مسلسل آئے!

رب کی رحمت کا ہے سر پر مرے پیہم سایہ
نام آقا ﷺ کا جو لب پر مرے ہر پل آئے

دیدنی ہوتی ہے اُس ماہ مسرت میری
جس مہینے میں یہاں پر مرے مُرسل ﷺ آئے

میں تو ہر صبح و مسا نامِ پیمبر ﷺ لوں گا
آئے، آتا ہے جبیں پر جو ترے بل آئے

فجر کے بعد سنیچر کو خصوصاً یارو
جائے پیدل جو قبا، مُڑ کے بھی پیدل آئے

لطف تب ہو کہ ادھر ہاتھ میں بوتل آئے   اس طرف جھوم کے گلزار میں بادل آئے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۳۱

صلوا علیہ وآلہ

میرے سرکار ﷺ کے مادح مِرے اجدادؒ رہے
اِسی رستے پہ خدایا! مِری اولاد رہے!

یہ کرم خالقِ عالم کا ہے ہر بندے پہ
ہمہ اوقات نبی ﷺ مائلِ امداد رہے

یہ خلاصہ ہے فرامینِ رسولِ حق ﷺ کا
دیں کا پابند ہر اک بندۂ آزاد رہے

مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی کوئی صورت ہو
جلسہ سیرت کا رہے، محفلِ میلاد رہے

رگڑتے جاتے تو ہو عصیاں کو فرشتو! لیکن
میرے حامی مِرے سرکار ﷺ ہیں، یہ یاد رہے!

تو جو چاہے کہ عنایاتِ خدا حاصل ہوں
ذکرِ سرکار ﷺ ترے فکر کی بنیاد رہے

داد محمودؔ کسی سے بھی ملے یا نہ ملے
ہاتفِ غیب کا نعتوں پہ مِری صاد رہے

زعفراں زار میں بھی گر دلِ ناشاد رہے — یہی گریہ یہی نالہ یہی فریاد رہے
امیر مینائی۔ مرآت الغیب ص ۲۷۲

صلوا علیہ وآلہ

سرکار ﷺ ایک رات گئے جب خدا کے پاس
اُس نے انھیں بتایا سبھی کچھ بِٹھا کے پاس

اُن کی رضا جو چاہے ہر اک باب میں خدا
کیونکر نہ اختیار ہوں سب مصطفیٰ ﷺ کے پاس

تم کو جو جستجوئے خدائے کریم ہے
ملتا ہے وہ حبیب ﷺ کی دولت سرا کے پاس

قرب ان کا ایک، طاعت و تقلید ایک ہے
جو مصطفیٰ ﷺ کے پاس ہے، وہ ہے خدا کے پاس

یہ تھا فقط طریقۂ تبلیغِ مصطفیٰ ﷺ
اچھا بُرا بتاتے تھے آقا ﷺ بِٹھا کے پاس

اُٹھا ہوں جب سے پرچمِ نعتِ نبی ﷺ لیے
بیٹھا نہ ایک لحظہ کبھی میں اَنا کے پاس

محمودؔ جس نے جان مدینے میں ہار دی
لے کر گئی ہے خود فنا اس کو بقا کے پاس

جاتا ہوں اس لیے صنمِ بے وفا کے پاس — پہنچا جو اس کے پاس، وہ پہنچا خدا کے پاس
امیر مینائی۔ مرآت الغیب ص ۱۴۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو صبح دنیا میں تھی مصطفیٰ ﷺ کے آنے کی
خبر اسی سے ہے صدق و صفا کے آنے کی

طوافِ روضۂ انور جو مہر و ماہ کریں
وہی تو وجہ ہے صبح و مسا کے آنے کی

حیات ساری اسی واسطے "فریز" ہوئی
خوشی تھی آشنا کو آشنا کے آنے کی

اِدھر ہے نعت ہمارے لبوں پہ اور اُدھر
خبر ہے پاؤں کے نیچے ہما کے آنے کی

نوید ہاتفِ غیبی نے دی ہے احقر کو
نبی ﷺ کے شہر سے بادِ صبا کے آنے کی

میں جب بھی جاتا ہوں شہرِ رسولِ اکرم ﷺ کو
تمنّا ہوتی ہے مجھ کو قضا کے آنے کی

مئی کی گرمی میں محمودؔ ہو گیا مسرور
خوشی ہے طیبہ سے ٹھنڈی ہوا کے آنے کی

نہیں اُمید جو اس بے وفا کے آنے کی — میں راہ دیکھ رہا ہوں قضا کے آنے کی
امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۰۰

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ حکمران زمان و مکاں کے ہیں
سارے مگر وہ لازمان و لامکاں کے ہیں

ان میں خدا کے ساتھ نبی ﷺ کا بھی ذکر ہے
فقرات دیکھ لیجیے، جتنے اذاں کے ہیں

جب ہر حدیثِ پاک ہے ان کی کہی ہوئی
قرآں کے لفظ بھی تو انھی کی زباں کے ہیں

صبح و مسا جو پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر درود
افراد جتنے بھی ہیں، یہ اِک خانداں کے ہیں

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کرنے والے لوگ
مارے ہوئے تشکّک و وہم و گماں کے ہیں

گزریں نبی ﷺ کے شہرِ حسیں میں، خدا کرے
لمحے جو آخری مری عمرِ رواں کے ہیں

محمودؔ صرف حرفِ عقیدت کے ہیں نقیب
کیسے ہیں شعر گو، وہ سخنور کہاں کے ہیں

شہرے جو دور دور ہماری فغاں کے ہیں — دہشت سے ہوش اُڑے ہوئے آسماں کے ہیں
امیرؔ مینائی۔ مرآت الغیب، ص ۲۰۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوا سرکارِ والا ﷺ کے، نشانِ بے نشاں کوئی
نہ بالائے زمیں کوئی، نہ زیرِ آسماں کوئی

دیے رب نے ہمیں وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن آقا ﷺ
جہاں ان کی نہ رحمت ہو، نہیں ایسا جہاں کوئی

رسائی سے نہیں ہے دور سرکارِ دو عالم ﷺ کی
مکان و لامکاں کوئی، زمان و لازماں کوئی

یقیں ہے سیّد و سردارِ عالم ﷺ کی شفاعت پر
اثر انداز ہو سکتا نہیں مجھ پر گماں کوئی

انھی کا نام لیتا ہوں، انھی کا ذکر کرتا ہوں
نہیں ہے اور قلب و ذہن پر جب حکمراں کوئی

کرم فرما کوئی ذکرِ نبی ﷺ میں نغمہ پیرا ہو
سنائے مجھ کو حالاتِ مدینہ مہرباں کوئی

انھی کا آسرا محمودؔ ہے دنیا و عقبیٰ میں
نہیں ناصر سوا ان کے، یہاں کوئی، وہاں کوئی

مرا احوال کر سکتا نہیں ان سے بیاں کوئی — دہن میں میرے قاصد کے مری رکھ دے زباں کوئی

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۱۰

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا آپ کا کوئی نشاں رہے نہ رہے
نبی ﷺ کا ذکر رہے گا۔ جہاں رہے نہ رہے

میں مُو بہ مُو جو ہوں ممنون ان کے احساں کا
ہے امتنان تو لازم، زباں رہے نہ رہے

میں رہنا چاہوں گا شہرِ رسولِ اکرم ﷺ میں
کوئی بھی شکل ہو، یہ میری جاں رہے نہ رہے

نبی ﷺ کا ذکر تو محشر کے بعد بھی ہو گا
کہ لامکاں تو رہے گا، مکاں رہے نہ رہے

نجانے کب سے مَلَک منتظر تھے اِسْرا کے
زیادہ پل سے بھی وہ ﷺ میہماں رہے نہ رہے

رہے گا سکّہ رواں اسمِ سرورِ کل ﷺ کا
"زمیں رہے نہ رہے، آسماں رہے نہ رہے"

دلِ رشیدؔ تو روتا تھا ہجرِ طیبہ میں
اُمڈ تو آئے تھے آنسو، رواں رہے نہ رہے

زمیں رہے نہ رہے، آسماں رہے نہ رہے — میں رو کے آہ کروں گا جہاں رہے نہ رہے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۵۰

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وہ دیار و مسکنِ شاہِ شہاں ﷺ نزدیک ہے
عندلیبو! چہچہاؤ، بوستاں نزدیک ہے

زائرو! آنے ہی والا ہے درِ خیرُ البشر ﷺ
باادب رہنا، نبی ﷺ کا آستاں نزدیک ہے

تم بہارِ قُبّۂ اخضر نگاہوں میں بھرو
چل چلاؤ کا زمانہ ہے، خزاں نزدیک ہے

کاش لے جائے فرشتہ موت کا طیبہ مجھے
موت کی منزل کے میرا مُرغِ جاں نزدیک ہے

خیر مقدم "اُدنُ مِنّی" سے کیا سرکار ﷺ کا
رب نے جب دیکھا، نبی ﷺ سے لامکاں نزدیک ہے

وہ لگا ہے شامیانہ حشر کا، محمودؔ نعت
ہاتھ میں رکھنا، حسابِ عاصیاں نزدیک ہے

تارکِ ہستی سے اس کا آستاں نزدیک ہے
بے نشانوں سے بہت وہ بے نشاں نزدیک ہے
اختر بینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۲۹۴

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

درِ نبی ﷺ پہ تھمی میری آہ کی گردش
تو ختم ہو گئی بختِ سیاہ کی گردش

طوافِ روضۂ محبوبِ رب ﷺ کی صورت ہے
یہ تم جو دیکھتے ہو مہر و ماہ کی گردش

نبی ﷺ کے بوریے کے آس پاس دیکھی ہے
کُلاہِ جاہ کی اور چترِ شاہ کی گردش

خیالِ زلف و رُخِ سرورِ دو عالم ﷺ سے
ہوئی ہے جاری یہ شام و پگاہ کی گردش

تلاشِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ کو ہوئی
صباح و شام، سپید و سیاہ کی گردش

درِ نبی ﷺ پہ پہنچنا ہی اس کی منزل تھی
رُکی وہیں مرے حالِ تباہ کی گردش

بکھرنا دل کا ہے صفحے پہ، نعت کہ دینا
نہیں ہے صرف یہ کلکِ گیاہ کی گردش

ازل میں کس نے دکھائی نگاہ کی گردش
ساری خلق کو ہے ایک راہ کی گردش
اختر بینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۱۳۸

دکھائے راہ ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ منزل کی
تو چشمِ گوہریں میں شکل ہو جدّہ کے ساحل کی

جو لاکھوں سال گزرے خلقتِ محبوب خالق ﷺ کو
بنی تصویر پھر آب و ہوا و آتش و گِل کی

جہاں بھی ہو، دکھائی اس کو دے گا روضۂ سرور ﷺ
نظر جائے گی شہرِ نور کو ہر مردِ عاقل کی

سمجھ میں جب نہ آئے صورتِ ربِّ جہاں تم کو
کرو تعریف آقا ﷺ کے خصائل کی، شمائل کی

عبادت جو خدائے پاک کی ہر روز کرتا ہوں
درودِ پاک کی تسبیح میں نے اُس میں شامل کی

درِ سرور ﷺ پہ بیٹھے، دفنِ طیبہ کا شرف پائے
یہی ہے روح کی خواہش، تمنّا ہے یہی دل کی

نہیں تجھ پر فقط محمودؔ اکرام و عطا ان کی
مدد فرماتے ہیں میرے نبی ﷺ ہر ایک سائل کی

ہے اثر قضا میں جلد یارب لاش بسمل کی — کہ بھوکی مچھلیاں ہیں جوہرِ شمشیرِ قاتل کی

امیر مینائی۔ مرآت الغیب ص ۲۶۵

اگر "صلِّ علیٰ" کہنے کی عادت تو نے مُحکم کی
تو رحمت تجھ پہ وافر ہو گی سرکارِ دو عالم ﷺ کی

اُسی نے ابرِ لطفِ سرورِ عالم ﷺ کو برمایا
طراوت ہے گُلِ چشمِ عقیدت پر جو شبنم کی

وہ دیکھو، سرفرازی اُس کے پاؤں چومنے نکلی
عقیدت مند نے گردن جو روضہ دیکھ کر خم کی

کسی شے کی کمی کا تو تصوّر تک رہا عنقا
مِرے سرکار ﷺ نے میرے لیے ہر شے فراہم کی

درودِ پاک جو مل بیٹھ کر پڑھنے کی قائل ہے
جماعت ایک ہم نے اس حوالے سے منظّم کی

مجھے ہر سال بلواتے ہیں آقا ﷺ اپنی خدمت میں
مِری یوں بات بن پائی، مِری تقدیر یوں چمکی

میں مدّاحِ نبی ﷺ محمودؔ ہوں، جنّت کے لائق ہوں
کرو کیوں بات میرے سامنے نارِ جہنّم کی

یہاں تک مجھ کو ہنگامِ خوشی ہے آرزو غم کی — اٹھا رکھتا ہوں روزِ عید پر مجلس محرم کی

امیر مینائی۔ مرآت الغیب ص ۲۶۹

کوئی حد ہی نہیں سرکار ﷺ کے لطفِ مسلسل کی
کہ مجھ سے عاصی و مُذنب کی بھی امداد ہر پل کی

ثنائے حضرتِ محبوبِ خالق ﷺ کی صلاحیت
عطا کی کبریا نے اور مرے آقا ﷺ نے صیقل کی

نبی اب اور آنے کی تو گنجائش نہیں باقی
کہ خالق نے نُبوّت میرے آقا ﷺ پر مکمل کی

دلوں میں تُخم ریزی کی جو صَلّی اللہ کی میں نے
امیدِ واثق و راسخ ہے محشر میں مجھے پھل کی

نبی الانبیاء ﷺ پر لائے ایماں، عہد کی رو سے
یہی خواہش رہی اللہ کے ہر ایک مُرسل کی

جونہی پایا کہ غیرِ مصطفیٰ ﷺ کی بات ہوتی ہے
تو فوراً میں نے ہر کھڑکی سماعت کی مقفل کی

کرم محمودؔ مجھ پر ہے خداوندِ دو عالم کا
کہ میں نے بات جو کی مدحِ سرور ﷺ میں مُدلّل کی

خدا نے شانِ یوسف سے تمہاری شانِ افضل کی
کھلی سب نقشِ ثانی سے حقیقت نقشِ اوّل کی

امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۰۸

ہونٹوں پہ نعت، نعت کا دیواں بغل میں ہے
گویا کہ رُستگاری کا ساماں بغل میں ہے

ایسے ہُوا ہے وِردِ زباں نامِ مصطفیٰ ﷺ
جیسے ہر ایک درد کا درماں بغل میں ہے

اشعار مُستفادِ بُصیریؒ کے ذوق سے
تلخیصِ نعتِ حضرتِ حسّانؓ بغل میں ہے

ہونٹوں پہ لفظ یوں ہیں ثنائے رسول ﷺ کے
لگتا ہے بذل و جُود کا بُستاں بغل میں ہے

طیبہ چلا ہوں، زادِ سفر ہے نبی ﷺ سے اُنس
اور اتنا ہے قلیل کہ ساماں بغل میں ہے

آقا ﷺ نے تو کہا تھا کہ اِس پر عمل کرو
لیکن ہمارے لب پہ یا قرآں بغل میں ہے

خود آگے بڑھ کے خُلد قدم کیوں نہ لے مرے
۳۲واں جو نعت کا دیواں بغل میں ہے

کرتا ہوں یوں رشیدؔ میں سرکار ﷺ کی ثنا
تحریر ہاتھ میں ہے تو عنواں بغل میں ہے

کیا خوف ہے جو دفترِ عصیاں بغل میں ہے
آنکھیں سلامت اشک کا طوفاں بغل میں ہے

امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۲۳

رب کے محبوب ﷺ نے بہبود جو چاہی تیری
بہتری ہوتی گئی لامتناہی تیری

اے مری فردِ عمل! تجھ میں تو نعتیں بھی ہیں
کیوں نہ بدلے گی سپیدی میں سیاہی تری

تجھ کو معلوم جو ہو جائے حقیقت اس کی
ہے مدینے کی گدائی بھی تو شاہی تیری

تو نے منہ موڑا ہے احکامِ حبیبِ رب ﷺ سے
ہو گئی مسلمِ خوابیدہ! تباہی تیری

واسطہ تو نے دیا اس کو اگر سرور ﷺ کا
شرم رکھے گا قیامت میں الٰہی تیری

حشر میں ہو گی مدد تیری رسالے سے بھی
"نعت" جو دے گا صفائی کی گواہی تیری

خدمتِ نعت کی محمودؔ جو تو نے ٹھانی
قدسیوں تک نے بھی نیّت یہ سراہی تیری

نیم جاں چھوڑ چلی نیم نگاہی تیری — زندگی تا صد و سی سال الٰہی تیری

امیر مینائی ۔ مرآۃ الغیب ۲۹۶

یہ طریقہ ہے مؤثر فکر کی تطہیر کا
مدحتِ سرور ﷺ میں اک اک لفظ ہو تحریر کا

انشقاقِ ماہ تھا یا رجعتِ خورشید تھی
یہ اشارہ تھا مہ و خورشید کی تسخیر کا

سامنے رکھ کر اسے، رب سے دعا کرتا ہوں میں
یہ بھی مصرف ہے نبی ﷺ کے شہر کی تصویر کا

اک ہوائے درگزر شہرِ پیمبر ﷺ سے چلی
یہ رہا گویا جواب اپنی ہر اک تقصیر کا

مل کے پڑھتے ہیں درود آقا و مولا ﷺ پر سبھی
ایک حلقہ یہ بھی ہے اخلاص کی زنجیر کا

قائلینِ شہرتِ دنیا سے رہتا ہوں الگ
مصطفیٰ ﷺ شاہد ہیں، میں قائل نہیں تشہیر کا

ماسوا محمودؔ شانِ سرورِ کل ﷺ کے، نہ تھا
کوئی نکتہ بھی مری تحریر کا، تقریر کا

کوئی دم پیکاں نہ ٹھہرا دل میں تیرے تیر کا — رہ گیا کیا کیا پھڑک کر دم ترے نخچیر کا

امیر مینائی ۔ مرآۃ الغیب ص ۲۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں یہ سمجھا ہوں حدیثِ پاک کی تفسیر سے
آپ بچیے بیکس و نادار کی تحقیر سے

ہم کو تسخیرِ عوالم کا سَبَق دیتے ہوئے
ابتدا سرکار ﷺ نے کی چاند کی تسخیر سے

جتنا ممکن ہو وہ عاداتِ پیمبر ﷺ پر چلے
یہ توقّع ہے مری ہر نوجوان و پیر سے

حکمِ سرور ﷺ ہے کہ دونوں کی ہے اپنی حیثیت
جنگ ہو سکتی نہیں تدبیر کی تقدیر سے

ہجرِ طیبہ کے دنوں میں ہے تصوّر کی مدد
یوں حضوری کا مزا لیتا ہوں میں تصویر سے

میری آزادہ روی کیونکر؟ کہ میں ناعت ہُوا
باندھ کر رکھّا گیا ہوں پیار کی زنجیر سے

نام لیتا رہ نبی ﷺ کا، خود بچائیں گے تجھے
ہر خطا سے، جرمِ بے ہنگام سے، تقصیر سے

عادتِ وردِ درودِ پاک مستحکم کرو
بچ نکلنا ہے اگر محشر کی دار و گیر سے

دیکھتا کیا ہوں، مری تدفین طیبہ میں ہوئی
پائے گا یہ خواب بھی بے شک شرف تعبیر سے

جب درودِ پاک سے محمودؔ کرتا ہوں شروع
بات کو خالی نہیں پاتا کبھی تاثیر سے

بے خود ایسا ہوں کسی کی لذتِ تقریر سے — پہروں کرتا ہوں خوشی کا گلہ تصویر سے
امیرؔ مینائی۔ مرآت الغیب، ص ۲۸۹

صلوا علیہ وآلہ

مجھے جب اُنس و اُلفت ہے نبی ﷺ کے نعلِ اطہر سے
ڈراتا ہے فلک کیا مجھ کو حُزن و غم کے لشکر سے

مری جاں کو خطر کیا؟ اس کے مالک آپ سرور ﷺ ہیں
کوئی خدشہ نہیں ہے حدّتِ خورشیدِ محشر سے

کبھی تو آقا و مولائے کُل ﷺ کی نعت سن لیں گے
تو کیا پوچھیں گے وہ زیرِ لحد اُن کے ثنا گر سے

احاطہ ایسی بستی کا کرے اللہ کی رحمت
سنائی دے جہاں "صَلِّ عَلٰی" کی گونج گھر گھر سے

مجھے خوشنودیٔ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی خواہش ہے
یہی سیکھا ہے احقر نے کلامِ ربِ اکبر سے

بہت کچھ مجھ کو "اَوْ اَدْنٰی" سمجھاتا ہے، دکھاتا ہے
سمجھتا ہوں میں پس منظر کی حالت پیش منظر سے

انھیں معلوم ہے، شہرِ نبی ﷺ میں کیسے رہنا ہے
وہاں جن کو میسّر آیا ہے رہنا مقدّر سے

درود پاک میں پڑھتا چلا جاؤں گا میزاں تک
تو پھر کیا اور بھی پوچھیں گے کوئی بات احقر سے

نقوشِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ کو صبح دم چومے
نبی ﷺ کا وقر سیکھے جو طلوعِ شاہِ خاور سے

کوئی دیکھے تو میری حاضری سرکار ﷺ کے در پر
بندھے ہاتھوں سے، نم آلود نظروں سے، جھکے سر سے

یہی اک بات ہے محمودؔ اطمینان کا باعث
درودِ پاک کی اٹھتی ہیں آوازیں مرے گھر سے

زمانہ ہو گیا مدہوش چشمِ مستِ دلبر سے — تماشا ہے چھلکی محفل کی محفل ایک ساغر سے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۵۰

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِه

یقیں پایا شفاعت کے بیاں سے
تعلق ہی نہیں اپنا گماں سے

کہو "صلِّ علیٰ" حکمِ خدا پر
ملے گی تقویت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "ہاں" سے

شبِ معراج سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر
اٹھائے رب نے پردے درمیاں سے

خدا کے ساتھ ہے ذکرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے ظاہر کلمہ سے اور اذاں سے

درودِ پاک کے عامل ہیں جتنے
وہ سب لگتے ہیں مجھ کو مہرباں سے

بُلاوا آ رہا ہے مجھ کو پیہم
رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستاں سے

گرفتارِ ذنوب و معصیت ہوں
کروں مدحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس زباں سے

بڑھے کیا ربط یارِ دل ستاں سے — نیا روز ایک دل لائیں کہاں سے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۲۶

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِه

جو رتبہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے فضائل اور شمائل میں
نہیں ہے اُس میں اُن کا کوئی مُرسل، بھی مقابل میں

ازل سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم سے، ابد سرکار کے دم سے
یہی دیکھا اواخر میں، یہی پایا اوائل میں

قیامت تک یہ مل سکتے نہیں آپس میں، یہ طے ہے
کہ تمیز آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے حق و باطل میں

زباں سے میری جب نکلا "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
میں طوفانِ مصائب سے گیا آغوشِ ساحل میں

دیارِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اک ہے یہ خصوصیت
مزا پاتا ہوں میں اُس جا تہجّد کے نوافل میں

انوکھا اور نرالا ہے، خدا کے لطف کا حامل
درودِ پاک کا شغلِ محبّت سب مشاغل میں

اسے دو گز زمیں اللہ دے دے شہرِ طیبہ میں
یہ خواہش جاگتی ہے روز و شب محمودؔ کے دل میں

تصور ایک بحرِ حسن کا یوں ہے مرے دل میں — رواں رہتا ہے دریا جس طرح آغوشِ ساحل میں

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۱۸۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

پیار جو پنہاں ہے میری چشم گوہر بار میں
مجھ کو لے جاتا ہے وہ سرکار ﷺ کے دربار میں

طاعتِ سرور ﷺ اطاعت ہے خدائے پاک کی
الفتِ خالق ہے پوشیدہ نبی ﷺ کے پیار میں

رب ہے ناصر آپ، یا اُس کے حبیبِ پاک ﷺ ہیں
رنج و اندوہ و الم میں، نکبت و ادبار میں

دیدِ دربارِ رسولِ کبریا ﷺ کے واسطے
سرخوشی جاں میں ہے اور ہے روشنی ابصار میں

انبیاؑ و اولیاءؒ سارے، سبھی جن و مَلک
آئے دم سادھے ہوئے سرکار ﷺ کی سرکار میں

صرف اس کا ہے تعلق مصطفیٰ ﷺ کی مدح سے
ہے اگر کوئی اثر میرے لبِ گفتار میں

دستِ سرور ﷺ نے جو پھینکے مٹھی بھر کنکر اُدھر
بدر میں ہلچل مچی ہر دستۂ کفار میں

"طالع کی" جب مرے سرکار ﷺ کا اعلان ہے
جائے کیسے نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا نار میں

گر تجھے الفت کا دعویٰ ہے رسولِ پاک ﷺ سے
مت تفاوت ہو تری گفتار میں، کردار میں

حاضری کی وہ اجازت لے کے دیتی ہیں مجھے
جو نہاں ہوتی ہیں اپنائیتیں اصرار میں

کعبؓ و حسّانؓ و بُصیریؒ سے رہا محمودؔ تک
کاروانِ نعت گوئی حالِ استمرار میں

ٹھوکریں کھاتا ہے سر ہر گام پر رفتار میں — چال میری کوئی دیکھے کوچۂ دلدار میں

امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۲۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حرف لکھ چکا ہوں میں دل کی کتاب میں
وہ پیش ہو چکے ہیں نبی ﷺ کی جناب میں

میں نے یہ فرق دیکھا ہے دونوں کے باب میں
سرکار ﷺ سامنے ہیں تو خالق حجاب میں

تھے اور بھی رُسُل* مگر رب نے حبیب ﷺ کو
یا ایّھا الرّسول ﷺ کہا ہے خطاب میں

حاجت ہی داد کی نہیں رہتی کسی طرح
ہو جائے نعت پیش جب اُن ﷺ کی جناب میں

خدمت میں کیوں بلا نہیں لیتے نبی ﷺ مجھے
میں کس لیے پڑا ہوں جہانِ خراب میں

سرکار ﷺ کے کرم سے، فرشتے نشور کے
گنتی ہی بھول جائیں گے یومُ الحساب میں

آنکھیں درست ہو گئیں، غائب مرض ہوئے
پائے گئے ہیں معجزے ان ﷺ کے لُعاب میں

الطاف رسولِ پاک ﷺ سدا پرفشاں رہا
آقا ﷺ کریم ہی رہے ہیں میرے باب میں

مجموعے جتنے نعت کے، محمودؔ نے لکھے
کوئی نہ کوئی بات رہی انتساب میں

آقا ﷺ کا التفات اگر ہو تو کیوں پڑے
محمودؔ بھی حسابِ ثواب و عذاب میں

جب خوبرو چھپاتے ہیں عارض نقاب میں — کہتا ہے حسن، میں نہ رہوں گا حجاب میں
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۱۸۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ نبیؐ ہر دو جہاں ﷺ کی نظر نہ ہو
اُس شخص کو سکون کبھی عمر بھر نہ ہو

راضی ہوں جس پہ آپ ﷺ، خدا اس پہ خوش رہے
آقا ﷺ نہ جس طرف ہوں، خدا بھی اُدھر نہ ہو

"حتّٰی اکوْن" سے کھُلا، مومن نہیں ہے وہ
جس دل میں بھی محبتِ خیرالبشر ﷺ نہ ہو

ہوتا ہے ہم سے جو بھی کچھ اچھا بُرا عمل
ممکن ہی کب ہے، میرے نبی ﷺ کو خبر نہ ہو

ہم نے تو آج تک یہ کسی سے سنا نہیں
طیبہ میں جو دعا ہو، اسی کا اثر نہ ہو

اتنا بھی سنگ دل نہ کوئی ہو کہ دوستو
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں بھی چشم تر نہ ہو

محشر میں رُستگاری ملے اس کو کس طرح
جس شخص پر کریم نبی ﷺ کی نظر نہ ہو

ڈھل جائے زندگی مری دوزخ کی شکل میں
لطفِ حضور ﷺ حال پہ میرے اگر نہ ہو

محمودؔ اس گمان سے جائے گا خلد کو
یہ بھی کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو

محمودؔ کی دعا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ کہے
اس کے علاوہ اور کوئی بھی ہنر نہ ہو

اے ضبط دیکھ، عشق کی ان کو خبر نہ ہو　　دل میں ہزار درد اٹھے، آنکھ تر نہ ہو
امیر مینائی، مرآۃ الغیب، ص ۳۴۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الفت رسولِ پاک ﷺ کی دل میں اگر نہ ہو
بندہ نگاہِ رب میں کبھی معتبر نہ ہو

ذکرِ نبی ﷺ ہو یا کہ ہو طیبہ کی گفتگو
ممکن یہ کس طرح ہے، بھری آنکھ تر نہ ہو

یاللعجب! تو اپنے کو مسلم بھی کہہ اٹھے
اور لب پہ تیرے مدحتِ خیرالبشر ﷺ نہ ہو

سرکار ﷺ ہیں کریم، رؤف و رحیم ہیں
دیکھو کہیں یقیں کی عمارت کھنڈر نہ ہو

یہ سوچ لو بہشت نہ جانے کے داعیو
جنت کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو

کرتے ہو آبیاری اگر کشتِ نعت کی
کیسے یہ ہو سکے گا کہ حاصل ثمر نہ ہو

کیوں جاؤ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کو اگر
شرمندگی کا آنکھ کے اندر گہر نہ ہو

محمودؔ جب میں دور ہوں شہرِ حضور ﷺ سے
تو اختتامِ زندگی مختصر نہ ہو

اے ضبط! دیکھ، عشق کی ان کو خبر نہ ہو — دل میں ہزار درد اٹھے آنکھ تر نہ ہو

امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۴۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ جو دل میں ہے تو آنکھ تر بھی ہے
اس سے یہ جانو، تم پہ خدا کی نظر بھی ہے

لوگو! حصولِ معرفتِ راہِ مصطفیٰ ﷺ
عرفانِ کبریا کی رہِ مختصر بھی ہے

یہ جاں نثار آپ کے ہیں، وہ مخالفیں
آقا ﷺ کا التفات اِدھر بھی، اُدھر بھی ہے

رہتا ہوں یوں مدیحِ نبی ﷺ میں مَیں منہمک
ایمان بھی یہی، یہی میرا ہُنر بھی ہے

لیتا ہے جو ہدایت احادیثِ پاک سے
وہ شخص اپنا رہنما بھی، راہبر بھی ہے

خواہش پہ ان کی، راہ بدلتا ہے آفتاب
پابند اشارہ ہائے نبی ﷺ کا قمر بھی ہے

آرام گاہِ سرورِ عالم ﷺ ہے سامنے
پہنچے ہو کس مقام پہ یارو! خبر بھی ہے؟

"جاءوک" پڑھ کے طیبہ لرزتا ہوا گیا
اتنا خطا شعاری کا مجھ پر اثر بھی ہے

دنیا میں یوں ہیں نعت فروشی کی صورتیں
افسوس، جلبِ جاہ بھی ہے، جلبِ زر بھی ہے

محمودؔ یوں مَوَاجَھَہ کے پاس آ گیا
آنکھیں جھکی ہیں اس کی، جھکا اس کا سر بھی ہے

جو ہے بہار، اس کو خزاں کا خطر بھی ہے — اے باغباں! بسنت کی تجھ کو خبر بھی ہے
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۵۳

صلوا علیہ وآلہ

حکمِ فرضیتِ صلوٰات جو قرآنی ہے
اس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے

میں درودِ آقا ﷺ پہ پڑھتا بھی ہوں، سنتا بھی ہوں
وہ سخن گوئی ہے میری، یہ سخن دانی ہے

جس کے اعمال کا حاصل ہے درودِ نبوی ﷺ
اس کو دنیا میں، نہ عقبیٰ میں پریشانی ہے

آیۂ "صَلِّ عَلٰی" جس کا وظیفہ ٹھہرا
اس کی قسمت میں پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی ہے

ابرِ اکرامِ نبی ﷺ اس پہ برس جائے گا
وردِ صلوات سے جس آنکھ میں بھی پانی ہے

گونجتا جس میں نہیں صَلِّ عَلٰی کا نغمہ
ایسے گھر کے تو مقدّر ہی میں ویرانی ہے

باقی اوراد ہیں تقلید میں اس کی، اُس کی
اک درود ایسا ہے جو سنّتِ ربانی ہے

چھوڑ سکتا ہی نہیں وردِ درودِ سرور ﷺ
قدر اس وِرد کی جس فرد نے بھی جانی ہے

حشر میں سب سے بڑا مسئلہ ہے بخشش کا
جس میں صَلوٰات کے باعث بہت آسانی ہے

میری فطرت سے ہے مربوط صلوٰۃِ سرور ﷺ
کارگر اس میں مِرا جذبۂ ایمانی ہے

آپ سے آپ درود اُس کے لبوں سے ہو ادا
پیشِ روضہ جھکی جس شخص کی پیشانی ہے

اور کیا میرے عمل میں ہے بغیرِ صلوات
رُستگاری کی یہی وجہ اک امکانی ہے

کام خالق کا ہے جب وردِ صلوٰۃِ آقا ﷺ
یہ عمل وہ ہے کہ ہر حال میں لاثانی ہے

چہرہ پُر نور ہو کیا، جب نہ کیا وردِ درود
دشتِ طیبہ کی بھی جب خاک نہیں چھانی ہے

روح سرشار ہوئی لطف و کرم سے اس کے
ذوقِ ترسیلِ درود اپنا تو روحانی ہے

روزِ میزانِ عمل اس کا ہی بھاری ہو گا
وردِ صلوات میں جس جس کی گُل افشانی ہے

دل جو پڑھتا ہے مِرا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
دستگیر اپنی یہ کیفیتِ وجدانی ہے

بعدِ مُردن بھی پڑھے جاؤں گا آقا ﷺ پہ درود
مجھ کو راحت ہے اِسی کام میں، آسانی ہے

میرے ہونٹوں پہ ہیں بس "صَلِّ عَلٰی" کے نغمے
اور سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ یہ پیشانی ہے

کام دے گا یہ قیامت میں بھی محمودؔ ہمیں
جذبۂ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" لافانی ہے

خلعتِ روزِ ازل بے سر و سامانی ہے — خاص میوں مرا جامہ عریانی ہے
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۲۸

صلّوا علیہ وآلہٖ

حقیقت حشر کے دن تک یہی اک جاودانی ہے
کہ محبوبِ خدا ﷺ کا کوئی ہمسر ہے، نہ ثانی ہے

میں بندہ ہوں، نبی ﷺ کا امتی ہوں، ان کا نا‌عت ہوں
کرم مجھ پر ہے خالق کا، نبی ﷺ کی مہربانی ہے

سحابِ رحمتِ سرکارِ عالم ﷺ کا اثر دیکھا
مدینے کے تصوّر سے مری آنکھوں میں پانی ہے

میں لفظوں کی یہاں پر ٹھوکا پیٹی کا نہیں قائل
جو میری نعت ہے، وہ میرے دل کی ترجمانی ہے

کبھی غیرِ نبی ﷺ کا ذکر شعروں میں نظر آیا؟
مرے افکار پہ مدحِ نبی ﷺ کی حکمرانی ہے

چھڑے جو لامکاں کی بات تو ہے "اُدنُ مِنیٗ" کی
جو پوچھو طور کا قصّہ تو حرفِ "لَن ترانی" ہے

مجھے پیدا کیا محبوب ﷺ کی اُمت میں خالق نے
یہی اعزاز ہے ایسا، جو وجہِ شادمانی ہے

عبارت میں جھلکتی ہے اگر الفت پیمبر ﷺ کی
تو اِک اِک حرف ہے یا لفظ ہے، گنجِ معانی ہے

مجھے لگتا ہے، مرضی ہے یہی میرے پیمبر ﷺ کی
بقیعِ پاک میں تدفین کی جو میں نے ٹھانی ہے

جو ہے محمودؔ قصّہ میرے اشعارِ محبّت کا
یہ دریائے عقیدت کی روانی کی کہانی ہے

جو چہرہ ارغوانی تھا، وہی اب زعفرانی ہے — شکن چہرے پہ نقشِ پائے طاؤسِ جوانی ہے
امیر مینائی۔ مرآت الغیب، ص ۳۰۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے طیبہ کو نگاہوں میں بسایا کیسا
دائرہ میری تمناؤں کا پھیلا کیسا

تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت میں مگن رہتا ہوں
اور مَیں بندہ بنوں تیرا خدایا! کیسا

جب بھی چلتا ہوں مدینے کو یہی سوچتا ہوں
اُن کے دربار کے شایاں ہو ہدیہ کیسا

سُوئے جنّت وہ مجھے طیبہ سے لے ہی جاتا
دوستو! دیکھا! کہ رضوان کو ٹالا کیسا

جب خدا آئے نظر آپ "دُفعنا" کہتا
نعت میں اور کسی کا بھی اجارہ کیسا

یہ تو عاصی تھا، یہ محشر ہے، یہ شوکت کیسی
اردگرد اس کے ہے صَلَوٰات کا ہالہ کیسا

جس کو خود اُس کے سوا کوئی نہیں دیکھے گا
اس کو معراج میں تھا دیکھنے والا کیسا

جب ردا نعت کی اوڑھی ہے مری سوچوں نے
طمع کیا، منفعت کیسی ہے، سودا کیسا

کس کی بخشش کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہوئے ہیں ضامن
پوچھو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، طیبہ میں ہے مرنا کیسا

حال جب وردِ درودِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزرے
ایسی صورت میں عزیزو! غمِ فردا کیسا

اُس سے پوچھو جو رسا طیبہ، اقدس میں ہوا
ابرِ اَلطاف پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے چھینٹا کیسا

ایک محمودؔ پہ احسان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھو
کر دیا اس کو بھی مستغنیٔ دُنیا کیسا

واعظو! حشر کا ہر مرتبہ چرچا کیسا — روز کا تم نے نکالا ہے یہ جھگڑا کیسا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۵۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ مدّاحِ پیمبر ﷺ ہو وہ بندہ کیسا
ایسے بدبخت سے محمودؔ کا ناتا کیسا

ایک مدت ہوئی معراج نبی ﷺ کو اب بھی
سرِ افلاک پیمبر ﷺ کا ہے چرچا کیسا

پھول جو مدحِ پیمبر ﷺ کے نظر آتے ہیں
مزرعِ قلب میں ہے اُنس کا پودا کیسا

نعت تو خالقِ کونین ہی کہہ سکتا ہے
اس حوالے سے کسی شخص کا دعویٰ کیسا

گنبدِ سبز کو جس نے سرِ طیبہ دیکھا
لالہ گوں ہو گا سرِ حشر وہ چہرہ کیسا

جب ہے محمودؔ پیمبر ﷺ کی محبت دل میں
روزِ محشر کا مرے قلب کو دھڑکا کیسا

واعظو! حشر کا ہر مرتبہ چرچا کیسا — روز کا تم نے نکالا ہے یہ جھگڑا کیسا

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۵۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مل گیا غازہ اگر طیبہ کی گردِ راہ کا
چہرہ اپنا بھی نظر آئے گا حق آگاہ کا

ہو اثر انداز جس پر فقرِ سلطانِ جہاں ﷺ
کیوں خیال آئے اسے دنیا کی عزّ و جاہ کا

جب مرے سرکار ﷺ خود کرتے رہے اس کا طواف
کیوں نہ ہو جاتا مُطوّف مَیں بھی بیتُ اللہ کا

میری حالت پر ہُوا میرے نبی ﷺ کا التفات
ہو ہی جاتا تھا اثر میری بکا و آہ کا

آنکھ تک اُن کی نہ جھپکی اور نہ ٹھٹکی ایک پل
میرے آقا ﷺ نے کیا دیدار یوں اللہ کا

ہے طوافِ روضۂ سرکارِ والا ﷺ بالیقیں
دائرے میں گھومنا ہر روز مہر و ماہ کا

احتساب آخر ترا محمودؔ ہو گا حشر میں
امتحاں ہو گا جہاں آقا ﷺ سے تیری چاہ کا

حال روشن ہے ہمارے صدمۂ جانکاہ کا — شمع کے مانند دل پگھلا ہے اشک و آہ کا

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۸۰

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون زائر ہو سکے سرکار ﷺ کی درگاہ کا
یہ کرم بھی ہے، اثر بھی ہے ہماری چاہ کا
روضۂ محبوبِ خلاقِ جہاں ﷺ کو دیکھ کر
لب پہ میرے نام آ جاتا رہا اللّٰہ کا
اس کا منبع ہے کفِ پائے حبیبِ کبریا ﷺ
نور جتنا بھی ہے خورشید و نجوم و ماہ کا
نعت کی خدمت کے باعث مجھ کو ہو سکتا نہیں
ہوکا ۔ جلبِ منفعت کا، ذوق جلبِ جاہ کا
قصد جب جب بھی کیا میں نے نبی ﷺ کے شہر کا
انتظام آقا ﷺ نے خود فرمایا زادِ راہ کا
زائرِ شہرِ پیمبر ﷺ مستحق کیونکر نہ ہو
شوکت و اجلال کا، منصب کا، عزّ وجاہ کا
چاہنے والا ہوں میں لطفِ خدائے پاک سے
کاروانِ طیبۂ اقدس کی گردِ راہ کا

سائرِ عرشِ بریں محبوبِ خالق ﷺ کے سوا
کوئی واقف ہی نہیں ہے رب کی خلوت گاہ کا
راستہ اجمیر و سرہند اور بغداد و دمشق
شہرِ طیبہ کی طرف جانے کو ہے ہر آہ کا
ثروت و منصب ہیں بے حیثیت اس کے سامنے
بندۂ بے دام ہے محمود اپنے شاہ ﷺ کا

نور وحدت سے یہ عالم ہے دل آگاہ کا　　مہر ہے ایک ایک ذرہ میری گردِ راہ کا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۸۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پہ پختہ ایماں ہے جس انساں کا
کبھی اس پر نہ کوئی داوٗ چل سکتا ہے شیطاں کا

بناوٹ ہے عقیدت ہی سے اشعارِ ارادت کی
ہے جذبہ اُنس کا عنواں مرے ہر ایک دیواں کا

قلم جو نعت کہنے کے لیے لے اپنے ہاتھوں میں
وہ پیرو ہِن رواحہؓ کا ہو یا ہو کعبؓ و حسّانؓ کا

فقط ہے "مرتبہ دانِ محمد ﷺ" خالقِ عالم
تو میں تحمید گو ہوں مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ داں کا

حبیبِ کبریا ﷺ کی رحمتوں سے نور قائم ہے
کواکب کا، مہِ تاباں کا، خورشیدِ درخشاں کا

جو ممنونِ کرم ہائے پیمبر ﷺ ہی نہیں بندہ
وہ بدقسمت کرے گا شکر کیا الطافِ رحماں کا

سوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں دیکھا کرم فرما
جمادات اور نباتات اور انساں اور حیواں کا

جہاں جو چیز تھی، اُس نے وہیں پر مُنجمد کر دی
خیال اتنا تھا ربِّ لم یزل کو اپنے مہماں کا

گل و غنچہ سے آئے گی لَپَٹ نعتِ پیمبر ﷺ کی
جو کوئی غور سے دیکھے گا منہ صحنِ گلستاں کا

گریزاں اس نے اگر مجھ سے کیا شہرِ پیمبر ﷺ میں
بڑا احسان مانوں گا میں اس عمرِ گریزاں کا

مجھے اس دور کی نسبت پہ بھی محمودؔ غزہ ہے
میں چاکر ہوں پیمبر ﷺ کے غلامانِ غلاماں کا

کنارِ و مر کے ہاتھ آیا ہے ہم کو ملکِ ایماں کا — بڑی مشکل سے دروازہ ملا شہرِ خموشاں کا

امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۴۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا جب ذکر میرے سامنے محبوبِ رحماں ﷺ کا
تو تر اشکوں سے میرےؔ ہو گیا ہر گوشہ داماں کا
کبھی حمدِ خدا کہہ کرؔ کبھی نعتِ نبی ﷺ کہہ کر
میں کرتا ہوں ادا شکر آقا و مولا ﷺ کے احساں کا
بالآخر جمع ہونا ہے سب انسانوں کو محشر میں
سمجھ میں آئے گا رتبہ وہاں اُن ﷺ کے ثنا خواں کا
نبی ﷺ کے شہر کا پانی ملے جس خوش مقدّر کو
اسے تو ہو نہیں سکتا ہے چاؤ آبِ حیواں کا
ہمارے آقا و مولا ﷺ کا ہے اک معجزہ یہ بھی
یقیں ہے خالقِ یکتا پہ بن دیکھے مسلماں کا
عمل کے واسطے قرآں دیا تھا ہم کو سرور ﷺ نے
مگر ہم نے اسے اک جزو بنایا طاقِ نسیاں کا
قسم اللہ کی محمودؔ میں نے تو نہیں پایا
مدینے میں تمنائی کوئی بھی باغِ رضواں کا

کنارو مرکے ہاتھ آیا ہے ہم کو ملکِ ایماں کا   بڑی مشکل سے دروازہ ملا شہرِ خموشاں کا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۴۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگرچہ دعویٰ نہ تھا کوئی پارسائی کا
درِ نبی ﷺ پہ ملا موقع جبہہ سائی کا
درود جاری ہے ہر وقت میرے ہونٹوں پر
ملا ہے مرتبہ خالق کی ہم نوائی کا
کشش مدینے کی ہر سال کھینچ لیتی ہے
یہ طُرفہ سلسلہ دیکھا ہے کہرُبائی کا
پکڑ کے لے چلے دوزخ کی سمت جب مجھ کو
بنیں گے واسطہ سرکار ﷺ ہی رہائی کا
نبی الانبیاء ﷺ کا اُمتی وہ کیسا ہے
نہ جس کو رنج رہے طیبہ نارسائی کا
رہا ہے نعت میں محمودؔ عاجزی کا خیال
گناہ گار نہیں ہوں میں خُودستائی کا

پکارتا ہے یہ ناز اس کی کبریائی کا   کرے ادا ہے مجھے شوق خود نمائی کا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۸۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طائف میں چھڑا قصّہ دلِ رنجور کا
تھا حوالہ صرف اک محمودؔ بے مقدور کا

حیثیت بخشی غریبوں کو مرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وقر بیکس کو ملا، رتبہ بڑھا مزدور کا

خادمِ خُدّامِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
صفر سے بڑھ کر نہیں ہے مرتبہ فغفور کا

تھی عقیدت کی طلب، حُسنِ ارادت کی تڑپ
چاہنا شہرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دلِ مہجور کا

اس پہ چلنا ہے فلاح و فوزِ انساں کا سبب
نام قرآنِ مبیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستور کا

مومنِ کامل وہی ہے، حق اسی کے ساتھ ہے
جو معاند شرک کا ہو اور کذب و زُور کا

ذہن پہ اِسرا کی شب کی بات ضوافگن ہوئی
جب کبھی قصّہ مرے ہونٹوں پہ آیا طور کا

نور جس سے کوکب و شمس و قمر روشن ہوئے
آئنہ ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ پُرنور کا

بعدِ محشر قُرب اتنا تو ہو میرا خُلد کا
قُرب جو گنبد سے دیکھا ہے منارِ نور کا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اک نگاہِ لُطف سے عنقا ہُوا
جتنا بھی اندوہ تھا غمگین کا، رنجور کا

نام لیوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، اس کو ہونا چاہیے
باسی قُربِ شہرِ طیبہ کا ہو، یا ہو دور کا

میں اسے محمودؔ کیونکر مانتا گردانتا
فرق جو ہے نعت میں منظوم کا، منثور کا

کیا تڑپ رکھتا ہے شعلہ عارضِ پُرنور کا — نور آنکھوں میں پھر جاتا ہے شمعِ طور کا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۱۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہونٹوں پہ پیمبر ﷺ کی جو مدحت آئی
میری امداد کو اللہ کی نصرت آئی

"نعت" نے جب سے رسالے کی شباہت پائی
میری تقدیر میں طیبہ کی مسافت آئی

میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُہائی دی ہے
کوئی آئی ہے مصیبت کہ صعوبت آئی

تیسرے پارے کے آغاز سے یہ سمجھا ہوں
سب رسولوںؑ میں پیمبر ﷺ کی فضیلت آئی

عہدِ میثاق کا اتنا تو اثر ہونا تھا
ابنِ مریمؑ کے لبوں پر جو بشارت آئی

ہر وہ بندہ درِ سرکار ﷺ پہ جا پہنچا ہے
شہرِ سرکار ﷺ سے جس جس کی اجازت آئی

کچھ درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا، نعت کہی
جب بھی مدّاحیِ سرور ﷺ پہ طبیعت آئی

عُسرت و نکبت و ادبار وہاں سے بھاگے
ذکرِ سرکار ﷺ کی جس گھر میں بھی دولت آئی

نام لیوا جو پیمبر ﷺ کے عزیمت سے اُٹھے
شرک اور کفر کے حصّے میں ہزیمت آئی

گفتگو کرنے کا آتا تھا ہنر احقر کو
طیبہ پہنچا تو زباں میں مری لکنت آئی

کیوں نہ میں تعمیل میں محمودؔ تامّل کرتا
سامنے میرے جو صلوات کی آیت آئی

خوش خرامی پہ جو اس بت کی طبیعت آئی — چال اڑانے کو دبے پاؤں قیامت آئی
امیر مینائی۔ مرآت الغیب، ص ۲۶۳

صلّوا علیہ وآلہ

نبی ﷺ کے زیرِ پا ہے آسماں تک
رسا اپنا تخیّل ہے کہاں تک

بکھیرے آپ ﷺ نے گُل ہائے بہجت
رگِ جاں سے دلِ ناشاداں تک

ازل سے تا ابد اُن ﷺ کا تصرُّف
ہر اک نوری سے مُشتِ اُستخواں تک

رسائی آپ ﷺ کے اذکار سے ہے
سکونِ روح سے آرامِ جاں تک

ہے کون ان ﷺ کے سوا محبوب اتنا؟
ہوئی جس کی رسائی لامکاں تک

خدا نے حضرتِ روحُ الامین کو
پزیرائی کو بھیجا میہماں تک

وہ عالمؔ کیا کہوں اللہُ اکبرؔ!
کبھی پہنچوں جو اُن ﷺ کے آستاں تک

رسا ہو گی بہ فیضِ نعتِ احمد ﷺ
نوید شادمانی خستہ جاں تک

مرے سرکار ﷺ کے مدحت سرا ہیں
گروہ قُدسیاں سے انس و جاں تک

رسولِ پاک ﷺ کی خاکِ قدم ہے
مری آہ رسا پہنچی جہاں تک

عطائے کبریا ہے نعت گوئی
کرم ہے حُسنِ معنیٰ سے بیاں تک

ملی تاب و تواں محمودؔ مجھ کو
ہوا طیبہ کی آئی ناتواں تک

کروں ضبطِ نفس ہمدمؔ کہاں تک   لگی ہے آگ اک دل سے زباں تک

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۱۶۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش ہونا ہے جنھیں سرکار ﷺ کے
ہوں تو ہوں اشعار سب معیار کے

عاجزی کے ساتھ طیبہ کو چلیں
ڈھائیں پہلے قصر سب پندار کے

وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ جس دن نہ ہو
لفظ نکلیں منہ سے استغفار کے

پائیں گے سرکار ﷺ کو اپنے قریب
دور رہنا آپ استکبار کے

صدقے خُدّامِ نبی ﷺ کی جان ہو
شہرِ سرور ﷺ کے در و دیوار کے

کاش طیبہ میں سکونت پائیں ہم
اور خدمت گار ہوں دربار کے

میں چلا جاؤں گا جنّت میں، اگر
ہوں نظارے روضۂ سرکار ﷺ کے

حاضری طیبہ کی کچھ مشکل نہیں
آپ کیوں بیٹھے ہیں ہمت ہار کے

جلسہ سیرت کا ہو یا مولود کا
سب مظاہر ہیں نبی ﷺ سے پیار کے

کرنا تنقیصِ رسولِ محترم ﷺ
یہ وتیرے ہیں فقط کُفّار کے

شانِ سرور ﷺ میں جو گستاخی کرے
مارتا ہوں مَیں اُسے للکار کے

خدمتِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ ہے!
صدقے جاؤں رحمتِ غفّار کے

سوچ لے بدعہد، وقتِ انکار کے   دونوں لب ہیں دو گواہ اقرار کے
امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۰۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقبیٰ کے کام ہوں کہ الم روزگار کے
شعبے ہیں سارے مصطفیٰ ﷺ کے اختیار کے

جو دن بھی ہے مِرا، وہ سکینت مآب ہے
اٹھتا ہوں روز نامِ پیمبر ﷺ پکار کے

نعتِ نبی ﷺ و وِردِ درودِ رسولِ پاک ﷺ
یہ کام اہتزاز کے ہیں، افتخار کے

لیجے تو لیجے نام زباں سے حضور ﷺ کا
کیجے منافی کام نہ کوئی وقار کے

بھاتا نہیں جہاں میں مقام اور کوئی بھی
عاشق ہیں ہم تو صرف نبی ﷺ کے دیار کے

دیدِ نبی ﷺ کی پائیں گے اُس دن سعادتیں
قائل ہیں ہم تو اس لیے روزِ شمار کے

غازیؒ تمام زندۂ جاوید ہو گئے
ناموس پر حضور ﷺ کے، جان اپنی وار کے

پڑھتا ہوں بار بار نبی ﷺ پر درودِ پاک
یہ کام ہیں عقیدتوں کے اور پیار کے

ناقابلِ بیاں ہیں مدینے سے دُوریاں
یُوں تو گزرتے جاتے ہیں دن انتظار کے

سن چار میں دوبارہ مدینے میں آ گیا
صدقے میں جاؤں رحمتِ پروردگار کے

روزِ نشور سرورِ عالم ﷺ شفیع تھے
محمودؔ جیسے بندۂ ناکردہ کار کے

اب خاک کام آئیں گے آنسو ہزار کے — شبنم نے دھوئے پاؤں عروسِ بہار کے
امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بھیگا ہُوا ہو دل تو نگاہیں وضو کریں
سچّی حالتیں ہیں، نعت میں جو سُرخرُو کریں
مٹّی نصیب ہو ہمیں شہرِ حضور ﷺ کی
ہر اک دعا میں ہم تو یہی آرزو کریں
صُفّہ پہ بیٹھیں مسجدِ سرکار ﷺ میں اگر
وردِ درودِ سرورِ کُل ﷺ قبلہ رُو کریں
ہم کون ہیں، ہماری کیا اوقات ہے کہ ہم
سرکار ﷺ سے خطاب میں "تُم" اور "تُو" کریں
اُتریں فرشتے اس کی سماعت کے واسطے
کرکے وضو مدینے کی گر گفتگو کریں
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمّت کے حال پر
خوں روئیں اہلِ درد یا دل کو لہو کریں
محمودؔ لب پہ جب بھی ہو، اسمِ حضور ﷺ ہو
دل میں اگر وظیفۂ "اللہ ھُو" کریں

گم گشتہ دل کی تا بہ کجا جستجو کریں — ہاں اور دل ملے تو تری آرزو کریں
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۱۹۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وردِ صلوات کی عادت جو بنا رکھی ہے
ہم نے خلاقِ دو عالم سے بنا رکھی ہے
بات محمودؔ کو ہاتف نے بتا رکھی ہے
تیری خالق نے مدینے میں قضا رکھی ہے
جو بھی سرکار ﷺ نے کی تیرے بھلے کی خاطر
بات وہ یاد نہیں رکھی ہے یا رکھی ہے؟
سرفرازی ہے مقدر کے لکھے کی صورت
درِ سرکار ﷺ پہ گردن جو جھکا رکھی ہے
پائے گا طیبہ سے اَلطاف و سکینت کیسے
طاقِ نسیاں پہ نہیں جس نے انا رکھی ہے
پیار سرکارِ دو عالم سے، محبّت ان ﷺ سے!
اس کی خود خالقِ عالم نے بِنا رکھی ہے
قبلہ کعبے کو بنایا ہے تو رب نے اس میں
سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی رضا رکھی ہے

ذاتِ سرکار دو عالم ﷺ کی دُہائی پیہم!
زخمِ عصیاں کی یہی رب نے دوا رکھّی ہے

وائے تقدیر کہ اُمّت نے ہر اک موقع کی
جو بھی آقا ﷺ کی ہدایت تھی، بُھلا رکھی ہے

آؤ محمودؔ چلیں خُلدِ بریں کی جانب
اس جگہ رب نے مدینے کی فضا رکھّی ہے

ایک پوشیدہ کر یار نے کیا رکھی ہے — آنکھ بھی شکلِ دہن ہم سے چرا رکھی ہے
امیر مینائی۔ مرآت الغیب، ص۲۵۹

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ رسولِ حق ﷺ جو کیا ارمغانِ دل
طیبہ میں ہر قدم پہ ہُوا امتحانِ دل

ازبسکہ کوئی اور نہیں حکمرانِ دل
زیرِ نگیں نبی ﷺ کے ہے میرا جہانِ دل

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ سے یہ ہے گندھا ہوا
دل اُس کا پاسباں ہے تو وہ پاسبانِ دل

دل سے ہر ایک غیرِ نبی ﷺ کا اٹھا دھیان
الفتِ نبی ﷺ کی بیٹھ گئی درمیانِ دل

نعتِ نبی کے اس میں رنگا رنگ پھول ہیں
ایسے کِھلا ہُوا ہے مرا بوستانِ دل

لاہورؔ میں جو اس پہ گزرتی ہے ہجر میں
طیبہ ہی میں کروں گا بیاں داستانِ دل

محمودؔ پھر بھی ان سے نہیں کچھ چُھپا ہُوا
لکھا پڑھا نہیں ہے اگرچہ بیانِ دل

سنتا نہیں وہ دل سے کبھی داستانِ دل — کس سے بیاں کرے کوئی دردِ نہانِ دل
امیر مینائی۔ مرآت الغیب، ص۱۹۷

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

یہ ہے سرور ﷺ کی بتائی ہوئی حکمت واعظ
علم لاتا نہیں عالم میں رعونت واعظ

جو نہ پہنچا ہے نبی ﷺ تک کہ خدا تک پہنچے
خاک سمجھے گا وہ عرفاں کی حقیقت واعظ

دو کھجوروں پہ کبھی رات گزاری تو نے؟
کیا نہیں تیرے پیمبر ﷺ کی یہ سُنّت واعظ!

اس کا پھیلاؤ شکم کا ہے تو بے ہنگم ہے
پھر بھی رکھتا ہے پیمبر ﷺ سے عقیدت واعظ

پوچھ لیتے ہیں پیمبر ﷺ سے کہ جائز بھی ہے؟
لے کے تنخواہ جو کرتا ہے عبادت واعظ

خادم آقا ﷺ کے ہیں سب اس کی نظر میں عاصی
جیسے رکھتا ہے فرشتوں سے قرابت واعظ

دیے جاتا ہے کس ارشادِ نبی ﷺ پر سب کو
لاؤڈ اسپیکروں پر بول کے زحمت واعظ

کیوں علیٰ الرّغم احادیثِ پیمبر ﷺ لوگو
مرنے جینے کی ہے مزعومہ ضرورت واعظ

کیا کسی حکمِ پیمبر ﷺ سے جواز اس کا ہے؟
طے کرے اپنے مواعظ کی جو قیمت واعظ

دینِ سرور ﷺ بنا بازیچۂ اطفال اس سے
گویا ہے شامتِ اعمال کی صورت واعظ

کوئی محمودؔ کو تو ایک حدیث ایسی دکھا
زر کے کھونٹے پہ بھی ہو دین کی خدمت واعظ!

صبح کے وقت صبوحی کی مذمت واعظ — کیا ہوا ہے تجھے کیوں آئی ہے شامت واعظ
امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۱۵۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مضطر رہے فراق میں جاں، دل تپاں رہے
ہر لحظہ آرزوئے حضوری جواں رہے

ہر دم ثنائے خواجہ ﷺ میں جو تر زباں رہے
وہ لوگ بے نیازِ بہار و خزاں رہے

الفت میں ان کی طائرِ دل نغمہ خواں رہے
آقا ﷺ کے ذکرِ پاک میں مصروف جاں رہے

موسم شگفتِ گُل کا وہیں پرفشاں ہُوا
احساس و نُطق پر جو وہ سایہ کناں رہے

محروم ہیں جو آپ کی الفت سے، عمر بھر
سرگشتۂ خرابۂ وہم و گماں رہے

خورشیدِ حق زمین پر آیا ہے اس لیے
انجم بدست مثلِ فلک خاکداں رہے

تجسیم ہو سکے مرے احساس کی اگر
ہر وقت وقفِ مدحِ شہِ انس و جاں ﷺ رہے

ان کا مذاق دیدہ و دل خام ہے ہنوز
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ سے جو دامن کشاں رہے

اُن کے کرم سے میری عبادت بھی ہے قبول
وقتِ نماز ان ﷺ کا تصوُّر جواں رہے

آقا حضور ﷺ کاشفِ اسرارِ ذات ہیں
ہر سِرِّ معرفت کے وہی رازداں رہے

مدحِ رسول ﷺ میں ہو بیانِ حدیثِ شوق
جب تک ہمارے نُطق میں تاب و تواں رہے

محمودؔ کل تھا میرا مقدّر عروج پر
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں آنسو رواں رہے

پوشیدہ خط سے جو ہر حُسنِ بتاں رہے — اپنے دھوئیں میں آپ یہ شعلے نہاں رہے
امیرؔ مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۲۹

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

دوریٔ شہرِ نبی ﷺ آگ لگا دیتی ہے
خرمنِ ہوش و خرد کو بھی جلا دیتی ہے

راہ یہ وہ ہے جو منزل کا پتا دیتی ہے
الفت آقا ﷺ کی ہمیں رب سے ملا دیتی ہے

خود پیمبر ﷺ کی تو عظمت کا ٹھکانا کیا ہے
خاک بھی شہرِ پیمبر ﷺ کی شفا دیتی ہے

اس پہ دو چار قدم چل کے تو دیکھو یارو!
راہِ طیبہ میں مصیبت بھی مزا دیتی ہے

میرے آقا ﷺ کی شفاعت کی عنایت دیکھو
معصیت کار کو محشر میں صدا دیتی ہے

نور کے تڑکے تری "صلِّ علیٰ" کی تکرار
تیری سوئی ہوئی قسمت کو جگا دیتی ہے

سر جھکا رہتا ہے سرکار ﷺ کے در پر جا کر
آنکھ چپ رہ کے فقط اشک بہا دیتی ہے

اس کے محشر میں فوائد تو ملیں گے، لیکن
کچھ نہ کچھ نعت یہاں پر بھی صلہ دیتی ہے

آپ محسوس کریں شہرِ نبی ﷺ میں جا کر
اک سکوں خیز عنایت یہ فضا دیتی ہے

طیبہ میں جا کے یہ دیکھا ہے کہ پُر عظمت ہے
شخصیت وہ جو وہاں سر کو جھکا دیتی ہے

مجھ کو محمودؔ شبِ تار کی خاموشی بھی
نغمۂ الفتِ سرکار ﷺ سنا دیتی ہے

حیرت عشق رخِ اوج دکھا دیتی ہے   چھت سے آنکھیں یہ مریضوں کی لگا دیتی ہے
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۰۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معلوم ہو گی تیری محبت حضور ﷺ سے
تو جب لحد میں ہو گا سوالوں کے سامنے

الفاظ فضلِ حق سے نعوتِ حضور ﷺ میں
باندھے ہوئے ہیں ہاتھ خیالوں کے سامنے

صَلِّ علٰی یہاں جو کیا کم تو پھر وہاں
کرنا پڑیں گے تم کو ملالوں کے سامنے

قائم جو کیں جہاں میں نبیؐ کریم ﷺ نے
کر پائے گا نہ کوئی مثالوں کے سامنے

وہ جا رہا ہے قافلہ شہرِ حضور ﷺ کو
ٹھہرے گا کون قافلہ والوں کے سامنے

اصحابؓ مصطفیٰ ﷺ کا کروں ذکر کس طرح
کیا زشت رُو ہو مہر جمالوں کے سامنے

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل جو نہ کر سکے
محشر میں ہوں گے اُن کو وبالوں کے سامنے

پژمردہ گل ہوئے ترے گالوں کے سامنے — سنبل پہ پیچ پڑ گئے بالوں کے سامنے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۲۹۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں الفت مِرے سرکارِ ہر عالم ﷺ کی آ ٹھہرے
وہاں دل کے نہاں خانے میں کیسے دُوسرا ٹھہرے

جسے احساس ہو آقا ﷺ حبیبِ کبریا ٹھہرے
وہ بندہ حق شناسا اور حقیقت آشنا ٹھہرے

میں اس سے آ ملوں گا خوش دلی کے ساتھ جلدی میں
مِری خاطر اگر شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا ٹھہرے

درودِ مصطفیٰ ﷺ، تقلیدِ خالق جس کو کہتے ہیں
وظیفہ ہے یہی جو دافعِ رنج و بلا ٹھہرے

مجھے لے جائے ربِ طیبہ میں، میں طیبہ کو جاؤں گا
دعا یہ، مُدّعا یہ ہے، یہی اک اِدّعا ٹھہرے

زیارت کے لیے جاتے ہوئے مکے مدینے کو
کراچی، ریاض یا جدّہ میں کچھ عرصہ بھی کیا ٹھہرے

میں آنکھوں میں تو بھرلوں روضۂ سرور ﷺ کی شادابی
یہ عزرائیلؑ سے کہہ دو کہ آتا ہوں، ذرا ٹھہرے!

سعادت ہے تو ہے محمودؔ یہ پرواز کی رفعت
میرا طیرِ تخیل جب اُڑے طیبہ میں جا ٹھہرے

دلِ عاشق میں کیونکر عکسِ روئے دل رُبا ٹھہرے — جمالِ آفتاب آئینۂ شبنم میں کیا ٹھہرے

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۲۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے جب لے چلے ہیں شاہ پارے ہاتھ میں
گویا ہیں اپنی لکیروں کو نکھارے ہاتھ میں
دیکھتے ہیں ہم بھی دستِ پیمبر ﷺ کی طرف
کوئی شے بھی تو نہیں میرے تمہارے ہاتھ میں
شرط اتنی ہے، پیارو تم درِ سرکار ﷺ پر
پاؤ گے ہر ایک شے اپنے پیارے ہاتھ میں
تم نہ جب تک ہاتھ پھیلاؤ گے طیبہ کی طرف
صرف رہ جائیں گے دنیا کے خسارے ہاتھ میں
معجزے بے انتہا سرکار ﷺ سے ظاہر ہوئے
حکم سرور ﷺ پر تو کنکر بھی پکارے ہاتھ میں
نعت کا مجموعہ کیا لے کر چلے ہم خوش نصیب
گویا دستاویز جنت ہے ہمارے ہاتھ میں
جب قدم محمودؔ کے شہرِ نبی ﷺ کو چل پڑے
آ گئے قسمت کے گویا سب ستارے ہاتھ میں

دامنِ رحمت اگر آیا ہمارے ہاتھ میں   پھول ہو جائیں گے دوزخ کے شرارے ہاتھ میں
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۲۰۹

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھگڑے اُمت میں ﷺ جنم لیتے ہیں یوں باہم نئے
پا رہے ہیں آقا و مولا ﷺ! مسلماں غم نئے
جتنے اسلامی ممالک ہیں، رسولِ محترم ﷺ!
کافروں سے کر رہے ہیں رشتے مستحکم نئے
آپ کے احکام و ارشادات کو بھولے ہیں یوں
گیسوئے قسمت میں پڑتے جا رہے ہیں خم نئے
ڈھونڈتے ہیں حل جو ہم طاغوت کی تقلید میں
ہیں مسائل ملتِ سرکار ﷺ کو ہر دم نئے
دیکھیے آقا ﷺ، نکالے جا رہے ہیں ہم کئی
دُنیوی عیش و طرب کے راستے پیہم نئے
بے تعلق تم خدا سے اور ہم سرکار ﷺ سے
کچھ نئے تم ہو گئے ہو، ہو گئے کچھ ہم نئے
بھول ہم محمودؔ یوں بیٹھے نبی ﷺ کا راستہ
ہیں جو نامحرم نئے اپنے، تو ہیں محرم نئے

آج کیا کرتے ہو غمزے وصل میں ہر دم نئے   یہ تو سمجھو تم نئے ہو جانِ من یا ہم نئے
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب، ص ۳۱۱

جو خجلِ معصیت میں تھا بندہ بندھا ہُوا
ایسا حضورِ پاک ﷺ پا کر رہا ہُوا

میرے دل و نگاہ پہ اس کا اثر پڑا
شہرِ نبی ﷺ کا جب بھی کہیں تذکرہ ہوا

طیبہ میں جا کے مجھ پہ تو منظر یہی کُھلا
چوکھٹ پہ ایک جمگھٹا سا ہے لگا ہوا

چھوٹے بڑے کھڑے نظر آتے ہیں جس جگہ
محبوبِ کبریا ﷺ کا وہ دولت کدہ ہوا

شفقت درودِ پاک کے باعث ملی مجھے
ان ﷺ سے لحد یا حشر میں جب سامنا ہوا

خودِ اختیاری فقرِ نبی ﷺ کا کمال تھا
تختِ جلالت آپ کا اک بوریا ہوا

وہ کامیاب ہو کے رہے گا، جو خوش نصیب
آئے گا طیبہ رب کا پتا پوچھتا ہُوا

اُس شخص کے نصیب میں گرنا نہیں لکھا
اسمِ حضور ﷺ جس کسی کا آسرا ہُوا

دربارِ رب میں اس کو پذیرائی مل گئی
جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہوا

فی الفور حل ہوا وہ درود حضور ﷺ سے
پیدا کوئی جو میرے لیے مسئلہ ہوا

''اپنا'' گناہ گار کو سرکار ﷺ نے کہا
میں نے جو یہ حدیث سُنی، حوصلہ ہوا

علم اس کا، بے پڑھے لکھے مدنی پہ ہو نثار
محمودؔ ہو کہیں کا بھی لکّھا پڑھا ہُوا

بیگانہ ہو کے سارے جہاں سے جدا ہوا — اے عالم آشنا جو ترا آشنا ہوا
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۵۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فردِ عمل کی سمت نبی ﷺ نے نگاہ کی
اتنی سی زندگی ہی تھی میرے گناہ کی

فضلِ خدا ہے یہ کہ ہے وردِ درود پاک
تسبیح میرے واسطے شام و پگاہ کی

مقصود صرف روضۂ اقدس کا ہے طواف
ساری یہ بھاگ دوڑ جو ہے مہر و ماہ کی

خواہش ہے یہ کہ طیبہ کو ہر سال جا سکوں
چاہت نہ مال و زر کی مجھے ہے، نہ جاہ کی

ہجرِ دیارِ سرورِ ہر کائنات ﷺ میں
رُوداد لکھ رہا ہوں میں حالِ تباہ کی

ہر شاغلِ درود قریبِ حضور ﷺ ہے
اس میں تو کوئی بات نہیں اشتباہ کی

اقصیٰ میں جب اکٹھے ہوئے انبیاءؑ تمام
سرکار ﷺ ہی کی حیثیت تھی سربراہ کی

کیا فائدہ جو طیبۂ اقدس میں رہ کے بھی
گنتی کو میں نہ بھول سکوں سال و ماہ کی

اس کو ملے بقیع میں تدفین کی جگہ
میرے لیے دعا ہے یہ ہر خیر خواہ کی

ظلمت نبی ﷺ کے دم سے سپیدی میں ڈھل گئی
صورت سنور گئی مری فردِ سیاہ کی

خورشید جب جلائے گا اجساد حشر میں
بن جائے گا درودِ نبی ﷺ چھت پناہ کی

محمودؔ معصیت پہ ہو تو معذرت طلب
سرکار ﷺ مان لیتے ہیں ہر عذر خواہ کی

باندھی جو روزِ حشر ہوا ہم نے آہ کی — اڑتی پھرے گی فرد ہمارے گناہ کی

امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۱۵

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

نعتِ نبی ﷺ میں جو دمِ گفتار بند ہے
ایسا ہے جس پہ روزنِ افکار بند ہے

اُس پر درِ عنایتِ رب ہے کھلا ہوا
حکمِ رسولِ پاک ﷺ پہ جو کاربند ہے

طیبہ میں مجھ پہ ہوتی ہیں کیا کیا نوازشیں
دل میرا اس حوالے سے اسرار بند ہے

ممدوحِ کبریا ﷺ کی ثنا میں کبھی کبھی
طیرِ تخیلات کی منقار بند ہے

دروازۂ سخائے نبی ﷺ پر جو آ گیا
اُس خوش نصیب پر درِ ادبار بند ہے

جب سامنے ہو دشمنِ دینِ رسولِ پاک ﷺ
مومن وہی تو ہے کہ جو ہتھیار بند ہے

سرکار ﷺ! یہ عجیب ہُوا ہے معاملہ
بے علم سا بے علم بھی دستار بند ہے

ہم غش میں، اس کا روزنِ دیوار بند ہے — کیا آنکھیں کھولیے رہِ دیدار بند ہے
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۲۵۷

صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

دیکھتا ہوں نعت پر جب کبریا کے صاد کو
بھول جاتا ہوں میں ساری دُنیوی اسناد کو

الفتِ سرکار ﷺ سکھلائی تھی آباؒ نے مجھے
منتقل میں نے کیا ہے یہ سبق اولاد کو

جو کمی کرتے ہیں ذکرِ سرورِ کونین ﷺ میں
وہ تو ڈھا دیتے ہیں گویا دین کی بنیاد کو

بھیگے دل کے ساتھ جب میں نے پڑھی نعتِ نبی ﷺ
قُدسیانِ نُہ فلک آئے مبارکباد کو

وقتِ مشکل جب دُہائی میں نے دی سرکار ﷺ کی
رحمتِ رہبر جہاں پہنچی مری امداد کو

لوگ کیوں نارِ جہنم کی خریداری کریں
وقف کاروبار کر کے "محفلِ میلاد" کو

یہ تو فضلِ رب سے ہے محمودؔ میری زندگی
کون بدقسمت بھلائے گا نبی ﷺ کی یاد کو

میرے پہلو میں جو دیکھا خنجرِ جلاد کو — دل سے لاکھوں حسرتیں آئیں مبارکباد کو
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب ص ۳۳۹

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

اشمارِ نخلِ عشقِ پیمبر ﷺ اٹھائیے
یہ حظ نبی ﷺ کے شہر میں مر کر اٹھائیے

اس سرفگندگی میں ہیں سب سرفرازیاں
سنگِ درِ حضور ﷺ سے کیوں سر اٹھائیے

رُخ ہو سخن کا ذکرِ نبیِ کریم ﷺ کو
ایسا جو ہو تو نازِ سخنور اٹھائیے

یوں نوش جان کیجیے الفتِ حضور ﷺ کی
آبِ حیاتِ اُنس کا ساغر اٹھائیے

پڑ رہیے یوں وہاں کہ وہیں آئے موت بھی
سرکار ﷺ کی گلی سے نہ بستر اٹھائیے

تلقین اہلِ دیں کو یہ کی ہے حضور ﷺ نے
جو ہیں گرے پڑے، انھیں اوپر اٹھائیے

آقا ﷺ کا نام اپنے تواجد کا ہے سبب
ہم ابلہوں پہ سوچ کر پتھر اٹھائیے

مشق: بیتابی سے ہاتھ نہ مر کر اٹھائیے
جب تم اٹھا [illegible] سبب
امیر مینائی۔ مرآۃ الغیب۔ ص ۲۹۵

شاعر کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو:

(۱) ورفعنا لک ذکرک۔ ۲ حمدیں۔ ۷۳ نعتیں۔ ۱۳ مناقب۔ (۲) حدیثِ شوق۔ ۷۸ نعتیں (۳) منشورِ نعت (فردیاتِ نعت کا پہلا مجموعہ) ۵۰۰ اردو اشعار (۴) سیرتِ منظوم (قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ۱۰۱ قطعات (۵) ۹۲ (نعتیہ قطعات) (۶) شہرِ کرم (پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے) ۹۲ + ۱ نعتیں۔ ۳۲۱ اشعار۔ ۷۹ قطعات (۷) مدحِ سرکار ﷺ۔ ۹۳ نعتیں + ۹۳ فردیات (۸) قطعاتِ نعت (۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات) (۹) حیّ علی الصلوٰۃ (ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر) ایک حمد + ۹۳ نعتیں + ۹۳ فردیات (۱۰) مخمساتِ نعت (نعتیہ مخمسوں کا پہلا مجموعہ) ۵۰ خمسے (۱۱) تضامینِ نعت (اشعارِ اقبال پر ۵۳ تضمینیں (۱۲) فردیاتِ نعت۔ ۵۸۰ فردیات (۱۳) کتابِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۴) حرفِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۵) نعت (ہر شعر میں نعت کا ذکر) ۵۳ نعتیں (۱۶) سلام ارادات (غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام) (۱۷) اشعارِ نعت۔ ۵۲۰ فردیات (۱۸) اوراقِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۱۹) مدحتِ سرور ﷺ۔ ۵۳ نعتیں (۲۰) عرفانِ نعت۔ ۹۳ نعتیں (ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت کے حوالے سے) (۲۱) دیارِ نعت۔ میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں (۲۲) آتیِ نعت۔ ۱۰۱ نعتیں (۲۳) جہانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۲۴) ارامِ نعت۔ ۹۳ نعتیں (۲۵) شعاعِ نعت۔ ۹۳ نعتیں (۲۶) دیوانِ نعت (ردیف وار ۹۳ نعتیں) (۲۷) منتشراتِ نعت۔ ۵۲۹ فردیات (۲۸) منظومات۔ ۱۹ نعتیں + ۵۶ مناقب + ۴۴ نظمیں (۲۹) تجلیاتِ نعت۔ حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد اور ۵۳ نعتیں (۳۰) وارداتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۱) بیانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۲) بینائے نعت (غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں) (۳۳) حمد میں نعت (ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی) ۲۹ حمدیں ۱ نعتیں (۳۴) التفاتِ نعت۔ ۵۳ نعتیں (۳۵) عنایاتِ نعت (زیرِ تدوین)

پنجابی:

(۱) نعتاں دی لڑی۔ ۹۳ نعتیں (۲) حق دی تائید۔ ۸ صفحات۔ ۱۹۵۶ (۳) سوہنے آقا سائیں ﷺ۔ (پنجابی ادب میں پہلا مجموعہ فردیات) ۳۶۸ ابیات۔

(کل ۲۲۲۰ صفحات)

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا حمد و نعت پر مزید کام

تحقیقِ نعت:

(۱) پاکستان میں نعت۔ ۲۲۴ صفحات۔ ۱۹۹۳ (۲) خواتین کی نعت گوئی (۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ) ۳۲۶ صفحات۔ ۱۹۹۵ (۳) غیر مسلموں کی نعت گوئی (۱۸۹ ہندوؤں، ۱۹ سکھوں، ۳ عیسائیوں اور ۵ میرزائیوں کی نعت گوئی کا تفصیلی تذکرہ) ۲۰۲ صفحات۔ ۱۹۹۳ (۴) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول ۱۹۹۳۔ ۲۰۸ صفحات (۵) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۳۔ ۲۰۰ صفحات (۶) نعت کیا ہے؟۔ ۱۱۲ صفحات۔ ۱۹۹۷ (۷) اقبال، احمد رضا، مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ ۱۲۲ صفحات۔ چار ایڈیشن (۸) انتخابِ نعت۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (۹) مقدمہ "نعت کائنات"۔ ۳۵۰۰ سطور سے زائد پر مشتمل تحقیقی مقالہ۔ (کل ۲۳۰۲ صفحات)

تدوینِ نعت:

(۱) مدحِ رسول ﷺ (۲) نعت خاتم المرسلین ﷺ (۳) نعت کائنات (۴) نعت حافظ (حافظ پیلی بھیتی کا انتخاب) (۵) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) (۶) مدحِ سرورِ کونین ﷺ (۷) اوجِ نعت (۸) طرحی نعتیں حصہ اول (۹) طرحی نعتیں حصہ دوم (۱۰) طرحی نعتیں حصہ سوم (۱۱) طرحی نعتیں حصہ چہارم (۱۲) طرحی نعتیں حصہ پنجم (۱۳) طرحی نعتیں حصہ ششم (۱۴) نعت کیا ہے (۱۵) اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو حصہ اول، دوم، سوم، چہارم (۱۶) نعت ہی نعت۔ ۱۲ حصے (۱۳۵۰ صفحات) (۱۷) غیر مسلموں کی نعت۔ چار حصے (۱۸) لاکھوں سلام۔ دو حصے (۱۹) کلام ضیاء القادری۔ دو حصے (۲۰) اسلام ضیاء۔ دو حصے (۲۱) آزاد بیکانیری کی نعت۔ دو حصے (۲۲) حسن رضا بریلوی کی نعت (۲۳) غریب سہارنپوری کی نعت (۲۴) علامہ اقبال کی نعت (۲۵) بہزاد لکھنوی کی نعت (۲۶) محمد حسین فقیر کی نعت (۲۷) اختر الحامدی کی نعت (۲۸) شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت (۲۹) کافی کی نعت (۳۰) لطف بریلوی کی نعت (۳۱) جوہر میرٹھی کی نعت (۳۲) عبدالقدیر حسرت صدیقی کی نعت (۳۳) حقیر فاروقی کی نعت (۳۴) حمید صدیقی کی نعت (۳۵) عابد بریلوی کی نعت (۳۶) داغیوں کی نعت (۳۷) نعتیہ مسدس (۳۸) آزاد نعتیہ نظم (۳۹) نعتیہ رباعیات (۴۰) تضمینیں (۴۱) انور علی نور (۴۲) استغاثے (۴۳) موجِ نور (۴۴) فیضانِ رضا (۴۵) رسول ﷺ نمبروں کا تعارف۔ چار حصے (۴۶) حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال (۴۷) نعت قدسی۔ (کل ۷۰۹۲ صفحات)

تدوینِ حمد:

(۱) حمد باری تعالیٰ۔ ۱۱۲ صفحات۔ ۱۹۸۸ (۲) حمد خالق۔ ۲۳۲ صفحات۔ ۲۰۰۳

(کل ۳۴۴ صفحات)

دیگر موضوعات پر راجا رشید محمود کی ۳۰ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(کل ۹۵۷۶ صفحات)

"شاعرِ نعت راجا رشید محمود"

از

ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

پر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے مجلّہ

ششماہی "نقطۂ نظر" کا تبصرہ (شمارہ نمبر ۱۷، اکتوبر ۲۰۰۴۔ مارچ ۲۰۰۵)

تبصرہ نگار: ڈاکٹر سفیر اختر

کچھ نہیں کہتا ہوں میں آقا کی مدحت کے سوا
کیف و جذبہ ہے مسلط مجھ پہ اکثر نعت کا

یہ ہے دعویٰ شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا، اور اس کا ثبوت ہیں ان کے وہ ۴۹ اردو اور تین پنجابی نعتیہ مجموعے، جن میں سے بعض اپنے فنی تخصص کے اعتبار سے راجا صاحب کی اولیات میں شمار کیے گئے ہیں۔ ان کا ایک مجموعہ ——— "صلِّ علی الصلوٰۃ" ——— درود پاک کی اہمیت، فضیلت اور فوائد کے اظہار کے لیے مختص ہے، ایک دوسرا مجموعہ ——— "شہرِ کرم" ——— مدینۃ النبیؐ کے ذکر کی نذر کیا گیا ہے۔ ایک اور مجموعے ——— "سیرتِ منظوم" ——— میں واقعاتِ سیرت کو قطعات کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور ایک مجموعے ——— "تضامینِ نعت" ——— میں شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال کے ۵۳ نعتیہ اشعار کی تضمین کی گئی ہے۔ نعت گوئی کے ساتھ راجا رشید محمود نعت کی پاکیزہ صنف کی تاریخ، تحقیق اور تنقید سے بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں، جنوری ۱۹۸۸ء سے ماہنامہ "نعت" (لاہور) ان کی ادارت میں باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے جس نے نعت گوئی، اور بالخصوص اردو نعت کی تاریخ اور تحقیق و تجزیہ میں نہایت قابلِ قدر کام کیا ہے۔ ان کی علمی و دینی دلچسپی اور تحقیقی جان کاہی کا بارہا اظہار ہوا ہے، مثال کے طور پر ۱۹۸۰ء میں مرحوم راز کاشمیری (م ۱۹۸۲ء) نے "صلی اللہ علیہ وسلم" ردیف کی نعتوں کا ایک مجموعہ اسی نام سے مرتب کیا تو راجا صاحب کے ذوقِ تلاش و جستجو نے ایک سو کے قریب ایسی اور نعتیں ڈھونڈ نکالیں جن کا ردیف "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ علیک و

سم" تھا۔

راجا رشید محمود دنیائے نعت میں غیر معروف نہیں، ان کے فکر و فن کے بارے میں اکا دکا تبصرے اور مضامین شائع ہوتے ہیں، مگر زیرِ نظر کتاب کے مؤلف جناب سید محمد سلطان شاہ اس صورتِ حال سے مطمئن نہیں۔ ان کے نزدیک "دنیا میں نعت پر سب سے زیادہ کام اس [راجا رشید محمود] نے کیا ہے، لیکن اس کی یہ کارکردگی کہیں زیرِ بحث نہیں آئی۔ اسے ماہنامہ 'نعت' کی باقاعدہ اشاعت کا ۱۷واں برس لگا ہوا ہے، مگر نقاد اور محقق ادھر سے آنکھیں میچے ہوئے ہیں" (ص ۱۹۶)، تاہم جناب شاہ صاحب پُر امید ہیں کہ راجا رشید محمود کے کام کے پیشِ نظر ان کے فکر و فن پر جامعات میں تحقیقی مقالات قلمبند ہوں گے، اور خود انہوں نے "بارش کے پہلے قطرے" کے طور پر زیرِ نظر کتاب تالیف کی ہے۔

جناب سید محمد سلطان شاہ نے راجا رشید محمود کی نعت گوئی کے فنی اور فکری محاسن اس طرح بیان کیے ہیں کہ راجا صاحب کی نعت میں موضوعات اور زبان و بیان کے خصائص نمایاں ہو گئے ہیں۔ موضوعات کے اعتبار سے واضح کیا گیا ہے کہ راجا صاحب کی نعت گوئی میں قرآن مجید اور احادیث نبوی کا بھرپور پرتو موجود ہے۔ انہوں نے آقائے دو جہاںؐ سے اظہارِ محبت و الفت کے ساتھ واقعات و خصائص سیرت (ولادت، معراج، ختم نبوت وغیرہ) پر روشنی ڈالی ہے، اور بعض عمومی نوعیت کے مضامین میں مروجہ اندازِ نظر سے ہٹ کر منفرد انداز اختیار کیا ہے۔ مثال کے طور پر آقائے دو جہاںؐ کے روضے کی جالیاں چومنے کا ذکر اکثر نعت گو شاعروں نے کیا ہے (اور ایک دو جگہ خود راجا صاحب نے بھی)، مگر راجا صاحب کی عقیدت و محبت اور ادب و احترام نے بحیثیت مجموعی یہ انداز اختیار کیا ہے:

ترا دل چاہے، جتنا چاہتا ہو، جالیاں چومے
ادب کی راہ لے، اس باب میں تو ضبطِ الفت کر

آلودہ اپنے ہاتھ ہیں، جالی سے کیوں لگیں
اس ڈر سے پیدا دل میں یہ جذبہ نہ ہو سکا

آقائے دو جہاںؐ کی محبت کا تقاضا ہے کہ تحفظِ ناموسِ رسالت کو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی

زندگی میں اہمیت حاصل ہو۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ایک ہند نژاد برطانوی دریدہ دہن نے جب کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے، تو ناموسِ رسالت کے تحفظ کی صدائے بازگشت دور دور تک سنی گئی۔ وطنِ عزیز میں مروجہ قوانین میں تبدیلی آئی اور ان شہیدانِ ناموسِ رسالت کی یادیں تازہ کی گئیں جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر دریدہ دہنوں کی زبانیں خاموش کر دی تھیں۔ راجا رشید محمود نے ان کا تذکرہ ماہنامہ "نعت" کے صفحات پر کیا، اور ناموسِ مصطفیٰؐ کی عظمت اور اس کے تحفظ کا جذبہ شعر میں ڈھل گیا:

داعیہ ہے دیں پر جاں وار دینے کا مجھے
احترامِ سرورِ کونینؐ میرا دین ہے
آبرو و عزت و تکریمِ سرکارِ جہاں
جانِ ایمان و یقیں ہے، عین میرا دین ہے

حُبِ نبوی کے جذبے نے شاعر کے ہاں ان گنت رنگ اختیار کیے ہیں، آقائے دو جہاںؐ سے جس شہر کو نسبت ہوئی، وہ شاعر کے خوابوں اور تمناؤں کا شہر ہے۔ مدینے ہی کی گلیاں، کوچے اور سنگ و خشت بھی اسے پیارے ہیں، مدینے ہی میں موت اور تدفین اس کی آرزو ہے۔ آقائے دو جہاں کی غلامی کے احساس نے اسے سرخ رو کر رکھا ہے۔ ان کے علاوہ جناب سید محمد سلطان شاہ کے بھرپور مطالعے نے راجا رشید محمود کے مضامینِ نعت کے متعدد دوسرے گوشے قارئین پر آشکار کیے ہیں۔

مضامینِ نعت کے ساتھ اسلوب اور زبان و بیان کے حوالے سے جناب شاہ صاحب نے مختلف شعری اور فنی صنائع (تجنیس، مراعات النظیر، اشتقاق، تضاد، لف و نشر، تواتر، تقسیم، تضمین المزدوج، رد العجز علی الصدر مع التکرار، قطار البعیر، تجرید، طباق، ذوقافتین، حذف اور نظم النثر وغیرہ) کا ذکر کیا ہے، اور واضح کیا ہے کہ یہ صنائع راجا رشید محمود کے ہاں بکثرت موجود ہیں۔ اسی طرح راجا رشید محمود نے الفاظ و تراکیب کے استعمال، محاورات کی بندش اور ردیف و قوافی کے انتخاب میں اعلیٰ ذوقِ سخن کا مظاہرہ کیا ہے۔

شاعری جذبات و احساسات کے منظوم اظہار کا نام ہے، اور جذبات و احساسات میں حسنِ بیان کے لیے مبالغے سے بھی کام لیا جاتا ہے، تاہم آقائے دو جہاںؐ کے حوالے سے شاعری، یعنی نعت گوئی بہت

اخبارِ نعت

سید ہجویر "نعت کونسل"

ا۔ ۷راکتوبر ۲۰۰۴ کو چوپال (ناصر باغ) میں پروفیسر جعفر بلوچ کی صدارت میں کونسل کے زیر اہتمام تیسرے سال کا دسواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ نماز مغرب کے بعد ہوا۔ ڈاکٹر کاظم علی کاظم (ایم بی بی ایس) مہمان خصوصی' ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ (جی سی یونیورسٹی لاہور) مہمان اعزاز اور اخلاق عاطف (سرگودھا) مہمان شاعر تھے۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت ناظم مشاعرہ راجا رشید محمود (چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل) نے اور نعت خوانی کا اعزاز محمد ثناء اللہ بٹ نے حاصل کیا۔

طرح کے لیے راجہ محمد عبداللہ نیاز کا درج ذیل مصرع دیا گیا تھا:

"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

مشاعرے میں جعفر بلوچ' اخلاق عاطف' محمد بشیر رزمی' محمد شہزاد مجددی' رفیع الدین ذکی قریشی' پیرزادہ وحید صابری' بشیر رحمانی' محمد یونس حسرت امرتسری' ضیا نیر' ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی' عابد اجمیری' عبدالوہاب قمر' کامل صدیقی' غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)' محمد طفیل اعظمی' حافظ محمد صادق' ایوب زخمی' خواجہ محمد سلطان کلیم' سید محمد اسلام شاہ' اشفاق فلک' محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)' مرزا انور بیگ' روشن دین یکی (سمندری)' منصور فائز' قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) رانا تجمل حسین خاں (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود نے اپنی تازہ طرحی نعتیں سنائیں۔

نادر جاجوی (فیصل آباد)' تنویر پھول (کراچی)' پروفیسر زبیر کنجاہی (راولپنڈی)' صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' صدیق فتحپوری (کراچی)' صابر براری (کراچی)' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' محمد ابراہیم عاجز قادری (ملتان)' اور محمد منشا قصوری

احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔ حمد و نعت کے باہمی فرق کے حوالے سے یہ مصرعہ — با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار — ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے۔ قطع نظر اس حقیقت کے، کہ راجا رشید محمود مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۹۲۱ء) کے انداز نعت گوئی کے معترف ہیں، جو اسلاف کی روایت کے قریب رہنے پر زور دیتے ہیں۔ جناب سید محمد سلطان شاہ نے جناب راجا رشید محمود کے بعض تفسیری اجتہادات و تعبیرات کا ذکر کیا ہے (صفحات ۲۴-۳۰)۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر و تعبیر میں اسلاف کے قریب رہنے ہی میں بہتری ہے۔

مختصراً زیر نظر کتاب "شاعرِ نعت راجا رشید محمود" جناب سید محمد سلطان شاہ کی جانب سے اپنے ایک معاصر نعت گو دوست راجا رشید محمود کے فکر و فن کا بھرپور تعارف ہے، گو کتاب کی ترتیب و تسوید سے اشاعت تک راجا صاحب کی تخلیقات میں آٹھ نئے اردو مجموعوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔

آئندہ شمارے

جنوری ۲۰۰۵ .... حمد میں نعت

فروری .... مولانا خیر الدین دہلوی کی نعت گوئی

مارچ .... عبدالرؤف لوتھر کی انگریزی منظوم سیرت النبی ﷺ

اپریل .... القاب نعت

مئی' جون .... طرحی نعتیں (حصہ ہفتم)

نومبر ۲۰۰۴ کے شمارے میں صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری کا تبصرہ ماہنامہ "نور الحبیب" بصیر پور کے شمارہ اکتوبر' نومبر ۲۰۰۴ سے لیا گیا تھا۔

(کوٹ رادھا کشن) کی نعتیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ عزیز الدین خاکی القادری (کراچی) اور محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا) کی نعتیں مشاعرے کے بعد ملیں۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں۔

فیض رسول فیضان:
کرتی ہے جس کی یاد چراغاں وجود میں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

اکرم سحر فارانی:
روحوں نے جن کے فیض سے پائی ہے چاندنی
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"
جی چاہتا ہے روئے محمد ﷺ کو دیکھ کر
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

محمد بشیر رزمی:
رزمی ملی ہے جن سے زمانے کو روشنی
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

غلام زبیر نازش:
نازش ہے جن کے نور سے روشن یہ کائنات
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

تنویر پھول:
وہ نور اولیں ہیں انہیں اور کیا کہوں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

صابر براری:
معراج میں ہے رب علا جن کا میزباں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"
روشن ہیں ان کے نور سے ارض و سما تمام
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

حافظ محمد صادق:
آنکھوں کی روشنی کہوں دل کی جلا کہوں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

ضیا نیر:
نور الہدیٰ کہوں انہیں شمس الضحیٰ کہوں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

یونس حسرت:
جن کے ظہور سے ہوئی ہر سمت روشنی
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

غلام رسول ساقی:
جن کا یہ نور پھیلا ہے عالم میں چار سو
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

عابد اجمیری:
جن کے لیے خدا نے بنائی ہے کائنات
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

صدیق فتحپوری:
شمس الضحیٰ کہوں انہیں نور الہدیٰ کہوں
ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں

نادر جاجوی:
حیراں ہوں وصف شاہ رسولاں ﷺ میں کیا کہوں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

محمد محب اللہ نوری:
خالق کی قدرتوں کے ہیں شہکار اولیں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

ایوب زخمی:
روشن انہی کے نور سے ہے ساری کائنات
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

مرزا انور بیگ:
انور شب حیات میں ہے ان سے چاندنی
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

روشن دین نکی:
جن کے طفیل روشنی ہے شش جہات میں
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

ذکی قریشی:
"ان کو شب الست کا بدرالدجیٰ کہوں"

اخلاق عاطف:
روزِ ابد کا بھی انھیں شمس الضحیٰ کہوں
''ان کے ظہورِ نور سے ظلمت سمٹ گئی''

ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں

رمضان شاہد:
عرشِ بریں پہ نام ہے جن کا لکھا ہوا
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''

انجم فاروقی:
پھیلی ہوئی ہے کیسی مدینے میں چاندنی
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''

عاجز قادری:
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''
شمس الضحیٰ کہوں کبھی صدر العلیٰ کہوں

رانا تجمل حسین:
سورج تھا منہ چھپائے ہوئے جن کے سامنے
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''

عزیز الدین خاکی:
ہر سمت ظلمتیں تھیں مگر ان کا نور تھا
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''

راجا رشید محمود:
مہرِ الوہیت سے انھوں نے جو لی ضیاء
''ان کو شبِ الست کا بدرالدجیٰ کہوں''

۲۔ ۳۰ر نومبر کو افطار کے بعد تیسرے سال کا گیارھویں مشاعرہ ہوا۔ اس کی روداد آیندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔

۳۔ ۲۸ر دسمبر کے مشاعرے کے لیے مصرعِ طرح یہ ہے:

''یہ دنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے''

(حفیظ جالندھری)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا

وَعَلٰی اٰبَآئِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَبِہٖ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابۂ کرام
(رضی اللہ عنھم) پر درود و سلام اور برکت بھیج

Monthly "Naat" Lahore
LRL 157